REGISTERED No. A. 788



M. H. Naqvi Artist

[illegible] پریس لکھنؤ میں [illegible] شائع ہوا

Oudh Punch Lucknow

[illegible]

[illegible] سے بنتا ہے

منیجر کی نہایت ضروری عرض

قواعد و ضوابط

(۱) اُجرت اشتہارات اور قیمت اودھ پنچ بہرحال پیشگی لیجاتی ہے۔

(۲) شاگردان مدارس کے ساتھ بشرط تصدیق ہیڈ ماسٹر بصورت سالانہ قیمت میں ایک روپیہ کی رعایت کی جائے گی یعنی [illegible] سالانہ قیمت لیجائے گی یہ ضروری شرط ہے۔

(۳) قیمت اودھ پنچ کا وی پی نہیں بھیجا جاتا اس وجہ سے کہ ڈاک کے علاوہ وی پی بھیجنے میں خرچ زیادہ ہوتا ہے۔

(۴) نمونہ مانگنے والوں کو معلوم رہنا چاہیے کہ اودھ پنچ ایک مشہور ظریف پرچہ ہے اور مدتوں سے خدمت ملک کر رہا ہے نمونے کے طور پر ایک پرچہ دیکھنے سے اسکی تمام خوبیاں ناظرین دریافت نہیں کر سکتے۔ ہر ایک نمبر میں نئے مضامین ہوتے ہیں ممکن ہے کہ جو پرچہ نمونے کا آپ کو ملے اُس میں آپ کے مذاق کے مضامین نہوں۔ اور دوسرے پرچہ میں آپکے حسب خواہش مضامین ہوں۔ لہذا بہتر ہے کہ آپ امتحاناً تین ماہ کے واسطے خریدار بن جائیں اگر اس پرچے کے مضامین آپکے حسب مطلب یا مذاق کے موافق معلوم ہوں تو پھر ہفتہ کے اندر [illegible] روپیہ بھیجکر آپ مدت خریداری کو ایک سال تک بڑھا سکتے ہیں۔ ورنہ والخیر خیر السلامت۔ [illegible] ایک مشہور [illegible] پرچے کا نمونہ طلب کرنا ہی فضول ہے۔

(۵) طالبان مفت اگر اپنی جیب پر قیمت کا بار نہیں ڈال سکتے تو انہیں لازم ہے کہ کچھ سالانہ خریداروں سے قیمت بھجوائیں اور اس طرح اپنے نام ایک سال کے لیے اودھ پنچ بلا قیمت جاری کروائیں۔ [illegible] کوشش سے فائدہ اٹھائیں۔ مذہب یا ناداری یا یتیمی کا واسطہ دلانا خلاف [illegible] ہے۔

(۶) ہم کہہ نہیں سکتے کہ ڈاک کے صاحب لوگ [illegible] یہاں سے ہم پرچہ روانہ کرتے ہیں وہ راستہ میں کہاں گم ہو جاتا ہے لیکن یہ مشاہدہ ہے کہ ہر نمبر کے اشاعت کے عقب میں پانچ چار عتاب نامے منیجر کے نام ضرور آتے ہیں۔ ہر ایک کاپی کے ساتھ ہزاروں خریداروں کے [illegible] نہیں پہنچ سکتا اور پرچہ کو گم ہونے کی عادت ہے بس اس عادت کا علاج یہی ہے کہ گم شدہ نمبر دوبارہ حاضر خدمت کیا جائے پرچہ کی اشاعت سے غرض یہی ہے کہ آپ حضرات ملاحظہ فرمائیں ناخوش کرنا مقصود نہیں ہے۔ لہذا عمداً ایسا کبھی نہیں ہوتا۔

(۷) میعاد خریداری ختم ہونے سے ایک ہفتہ قبل دفتر سے اطلاعی خط روانہ ہوتا ہے اگر اسکا جواب [illegible] تنگ ظرفی اور زبردستی نہیں کیجاتی پرچہ بند کر دیا جاتا ہے۔ لہذا تجدید خریداری منظور ہو تو فوراً اطلاعی عریضہ کا جواب ملنا چاہیے جسکی روانگی کی رسید ڈاکخانے سے حاصل کر لی جاتی ہے۔

(۸) جن اشتہارات و اطلاعات کے تحت میں منیجر اودھ پنچ کا نام نہیں ہے اُنکے متعلق جملہ خط و کتابت مشتہر کے نام ہونی چاہیے۔

(۹) جو مضامین اودھ پنچ کی [illegible] پالیسی کے مطابق نہونگے وہ شایع نہونگے اور انکی واپسی پر بھی ہم مجبور نہیں ہیں۔

(۱۰) مضامین صاف خط میں کاغذ کے ایک ہی رخ پر لکھے جائیں۔ مذہبی حیثیت سے کسی شخص یا قوم کی تنقیص اُن میں نہ ہو فقط

نوٹ

جو حضرات خریدار ہیں انہیں خط و کتابت اور منی آرڈر میں نمبر خریداری ضرور لکھنا چاہیے جو کہ ان کے نام کی چٹھی پر لکھا ہوا ہوتا ہے۔

منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

* لطف [illegible] کے استعمال کا بہترین زمانہ موسم سرما ہے مفصل اشتہار صفحہ ۲ و ۱۱ کے درمیان [illegible] میں ملاحظہ ہو۔

ضمیمہ اخبار ہمدم لکھنؤ

جلد ۱۲ نمبر ۱۶

مضامین

۱۵ اپریل ۱۹۲۸ء

علوفت نامہ منظور آرا بیگم
بجواب نصیحت نامہ [illegible]

ہاں تو میں کیا کہہ رہی تھی؟ اے وہی آزادی کا
آزادہ بھر کا ذکر تھا۔ وہ بیچاری دلھن چاہتی تھیں کہ
چھوٹی نند کو اپنے ساتھ لیے پھریں مشتاق میاں
کہ اتنی سی بات پہ میاں بی بی میں خوب ہی
ملال آئی تھیں کہ تم نے پہلے سے اپنے میاں کے
طور طریقے مجھے کیوں نہ بتائے جو میں تمہارے ساتھ
نہ جاتی۔ یہ کہتے تھے کہ ہندوستان کا پردہ تمام دنیا
کو معلوم ہے کوئی چھپا نہیں۔ آخر میں بھی دل
[illegible] اخبار دیکھتی ہو کیا تم تھی نہیں۔ آخر
اسی دن سے حسن جہاں کا قصہ لگا۔ میاں کئے دن
تو بی بی کتنی رات [illegible] مگر زنانہ رہے بی بی
کے کمرے [illegible] جھگڑے کے لگا رہی
[illegible]
میاں کو پھر [illegible] گئی کہ ابھی لڑکی
حضرت گنج میں آراستہ ہوئی۔ خالہ اماں بیرا
دھرا ہی [illegible] کر کے گئے۔ [illegible] دوستوں کی
[illegible]
[illegible]
غریب اپنے بچے کی صورت دیکھنے کو ترس گئی۔ وہ
بیچارا [illegible] قصد ہی کرتا تو [illegible] تم
اپنے جاہل غیر مہذب ماں باپ سے ملنے کی میری
توہین کرتے ہو۔ صاحبزادے تو کبھی نہ آتے مگر کیا
کرتے مجبور تھے۔ [illegible] ایک تو زنانہ
[illegible] دوسرے [illegible] ذلیل
سمجھے جائیں تمام عمل جائے۔ تیسرے [illegible]
[illegible] کی رخصت کہاں [illegible] کی طرح

تو ہر وقت بی بی آزاد جو بھی رہتیں۔ جب فاقوں کی
نوبت آئی قرض میں بال بال بندھ گیا تو بوڑھی
ماں یاد آئی۔ آتے اور بیٹھے ہی روپیہ کا سوال
پیش کر دیا۔ ابا کو صورت سے نفرت ہو گئی تھی وہ
بات نہ کرتے تھے [illegible] دس پانچ ہزار
روپے میرے پاس تھے وہ میں نے دفعہ دفعہ کر کے
دے دیے اور [illegible] سے سمجھاتی بجھاتی رہی
کہ میاں صاحبزادے اپنے حواس درست کرو پندرہ
بیس ہزار روپیہ تمہاری کمائی پڑھائی میں صرف ہوا
دل میں آس تھی کہ [illegible] تو یہ سال آگے
دو ہوگا۔ چار پانچ سو روپیہ مہینے تو ضرور کماؤ گے۔
تم وہاں سے آئے [illegible] کے [illegible]
ماں باپ کے وارث نہیں ہو آخر جوان جہان
بہنیں ہیں ان کی شادی بیاہ کا سامان کرنا ہے۔
پھر سالوں سے سوتیلی اماں بھی ہیں۔ دو سال کے بچے
ایک جھول جھول رہی ہیں۔ ان کا خرچ بھی تمہارے باپ
کو اٹھانا پڑتا ہے کب تک تمہارا خرچ نباہ سکیں گی۔
باپ تمہارے ہیں تو نہیں گر کوئی قانون تو نہیں
[illegible] کسی
اولاد کو نہیں رہا اب وہ قسم کھا بیٹھے ہیں کہ آئندہ
ایک کوڑی نہ دوں گا۔ [illegible] تمہارے
گھرانے بھر میں کسی نے کالا پانی نہیں پیا۔ اے
حرام چیز گھر بھر نہیں۔ مگر کون سنتا ہے؟ [illegible]
[illegible]
[illegible] دیکھیے [illegible]
ہوں آپ برابر [illegible] کر رہی ہیں آپ کو
میری ذاتیات میں دخل دینے کا حق نہیں اگر
آئندہ آپ نے کوئی ایسا لفظ کہا تو میں کورٹ کے
ذریعہ اپنے حقوق انسانیت کی حفاظت کرنے میں
تامل نہ کروں گا۔"
[illegible] صاحب آگ ہو گئے [illegible] تعلیم کو [illegible]
اس آزادی میں۔ صاحبزادے اپنی ماں کی [illegible]
پکڑ کے [illegible] دیتے ہیں۔ اے
[illegible] خان [illegible]
[illegible] آخر [illegible] ہو گئی۔

ادھر آزاد بھی نے پیٹ سے پاؤں نکالے مگر لندن میں
[illegible] گئیں۔ مگر [illegible] میاں
کے دوست [illegible] بی بی کے [illegible]
[illegible]
تھا کہ ایک خاندان [illegible] آرام کے ساتھ
[illegible] دوسرے خرچ کا کیا ٹھکانا
ہے۔ اب ذرا سنیے کہ آزادی پھر آزادی ہے ایک
دن صاحبزادے جو [illegible] بی بی کی [illegible]
چلے گئے تو وہاں کچھ اور ہی گل کھلا ہوا تھا [illegible]
اور کوئی [illegible] آزاد [illegible] آزادی کے
ساتھ [illegible]
دونوں کی آنکھ کھلی۔ ہندوستانی غلام [illegible] ہے
یہ آزادی صاحبزادے کے دل میں کھٹکی [illegible]
[illegible]
صاحبزادے پھر آزادی کی [illegible]
کی [illegible] آزادی کا [illegible]
ہے۔ مگر [illegible] محبت کی [illegible] جب
[illegible] آزادی کا [illegible] تھی
[illegible]
[illegible] آزادی کے خلاف ہے
[illegible]
[illegible] آزادی [illegible] سامان [illegible]
[illegible]
[illegible]
ہو کہ یہ شخص [illegible] پاگل ہو گیا۔ جیسے صاحب
[illegible] آزادی کی حفاظت کے لیے پولیس کا
[illegible] صاحبزادے بھیجے گئے ڈاکٹر کے پاس
اگر وہ بھیجے نہ جاتے [illegible] آزادی
[illegible]
[illegible]
[illegible] آزادی

دو قسم کے [illegible] اخبار کا [illegible] کی فہرست [illegible] طلب فرمائیے۔

راضی نامہ داخل کرنے کے عوض منہ بھرائی دی۔
علامت تنگ سکے نے کلاس کا پردہ فاش ہوا کہ یہ آزادی
جہاں کی ہے وہی جائے تب منظور سے کی جان
بچی مگر ماریں ایسی پڑ گئیں کہ وحشت دور گئی۔
سبطین آرا (یعنی اودھ پنچ) کے سفیر علی کی طرح
ہیں کرانچی کے قریب رہتے ہیں جو کچھ ملتا ہے
اسکا دو تہائی پانی ارش کرلیتے ہیں۔ جہاں پیر سے
پیچھے سے خون کی بوندیں ٹپکتی ہیں۔ اسکی ناز
نعمت سے پالا پرورش کیا۔ کبھی جھل کی چھڑی پانی
چھوائی جھوٹ میں کا کھایا ہیں پیدا ہوا کہ آزاد گری
کی ٹھوکریں کھائیں۔ بچپن پڑا ہی ہو زندہ تیلوں
اور گھونسوں کی کھال کی ٹوپی پہن کے لیلی صاحب
بنا پھر بھی اسقدر غریب ہے کہ گھر میں آتے اور
مردہ آدمیوں کی طرح رہنے کا نام نہیں لیتے۔
لاٹ صاحب! میں نے پڑھائی کتابوں میں آزادی
کے معنی تلاش کیے تو معلوم ہوا کہ انسانی آزادی کی
منطقی تعریف چند لفظوں میں ناممکن ہے۔ اسکے لیے
کوئی ضابطہ بھی مقرر نہیں۔ جس طریقے سے کسی مقام
کے رہنے والے خوش و خرم رہ سکیں وہی آزادی ہے
ہندو پارسی مسلم جو چیز کا نام آزادی ہے اگر تم
ریاستوں کو ایسی ہی آزادی کی طرف منتقل کرنا چاہتے
ہو تو میں سمجھتی ہوں کہ انکی شامت آ گئی اور یہ لیجیے
انکی چندیا پر آزادی کی ٹھوکریں پڑینگی جس طرح کہ
میرے بچے پیر آزاد ہیں کے چلتوں وہ بھی گوری
ہو ہیں کالے۔ کسیرو کی پہیلی ہے ؎

کسی کے منہ سے نکلی بات
(مضمون ہے یا پہیلی بات)

بھلا دن رات کا سنجوگ آج تک کبھی ہوا؟ جب دن
ہوتا ہے تو رات نہیں ہوتی جب رات آتی ہے تو
دن غائب ہو جاتا ہے ریاستیں اگر کسیرو کا پہیل
ہو جائیں تو شاید دونوں ایک جگہ جمع ہو سکیں۔
ریاستوں کے اکثر ملک ولایت سے آزادی پا منگے
ہیں۔ تم بھی آزادی کی آزادی پکارتے ہو جو منطق کی رو سے
جو آزادی وہی آزادی ہو سکتی ہے جو ولایت میں
پیدا ہوئی ہندوستان اور ولایت کے خیالات میں

دن اور رات کا فرق ہے لہذا چاہیے کہ تم پہلی [illegible]
کرنا ٹھیک نہیں صاف صاف کہہ دو کہ ابھی ولایت
کے استقبال کی تیاریاں پہلے سے کی جائیں ہوا یہ
نتیجہ ہوا کہ اگلی آزادی بیری آنہ بھی اپنی چرند
پائیدار نکل گئیں۔ اور اب پھر بڑے لڑکوں کا چلن بگاڑ
کے حال سے آتی تھیں وہیں سدھار گئیں ہیں
تو ہندوستانی رہنے کی حالت میں آزادی دیکھو ہے
پر آزادی جب تک ہم بیجا مداخلت اور دست درازی
سے آزاد نہ ہوں پیدا نہیں ہو سکتی۔ جیسے آزادی کا
طریقہ یا پیرو اس کی بنا کی ہوئی تمہیں میں
ایک طبل خلق اور شعراء ادا شاعرہ کرتی ہوں سنو
ابو بکر محمد بن ہاشم خالدی نے سیف الدولہ کی شان
میں ایک قصیدہ کہا جسکا ایک شعر صریح کر بہت
اچھا لگا ہے

فوجہہ کلہ قمر
وسائر جسمہ اسد

دیکھو تو اصل چاند ہے۔ اور شعر بھی شیر ہے۔ پیرو صاحب
یہ شعر پڑھتے تھے اور بعض ان حال کے نقالوں
کی طرح [illegible] اور اپنی تعریف پر
جھوم رہے تھے [illegible] شیلی خاموش [illegible]
کی تعریف کا [illegible] پر تھا گر شیلی کی [illegible]
ہی حضرت نے کہا دیکھو کیا شعر ہے

فوجہہ کلہ قس
وسائر جسمہ اسی

شیلی ہنس کے کہنے لگا حضور شکر کا سجدہ کیجیے
اللہ نے حضور کو عجائب المخلوقات میں نرالا جسم
عنایت کیا ہے
یہ آزادی بھی عجائب المخلوقات میں سے ایک ہے

فوجہہ کلہ کسی
وسائر جسمہ اسی

ایسی بکرو بنانگی آزادی جوانی میں آ کر جل گئی ہے مگر
خدا جانتا ہے بڑھاپے کے حق میں تو یہ جوان ہی کا
چاند سا مکھڑا دیکھ کے لٹو ہو جاتے ہیں اور ادھر جلدی
کی جانسل گئی اندھیرا گھر آیا اور ادھر فارغ نگاہ
بچوں کی چوٹ نے [illegible] نکالا۔ ہم نے افغانستان کے

ہوا ہے بڑی مصیبتوں کی حالت [illegible]
اس قسم کی آزادی [illegible]
[illegible]
معاشرت کے فرائض [illegible] ہیں اپنی بیکسی پر
آہ کرتے ہیں۔ باقی آئندہ

راقم

ملوک آرا بیگم

دنیائے زندگی میں پیچ پیچ ہیں ہر طرف
کم ہو رہے ہیں اتنا اجل کے مخاطرے

موت کے خوف و جانستاں سے ہر شخص کی روح
فنا ہوتی رہتی تھی۔ کیونکہ کبھی نگاہ لطف تو آگئی ہے
شامل ہوتے ہیر ہانا کو زندگی سے [illegible]
بیجا کر دیتی تھی۔ بقول اسے ؎

اے مرگ ہزار خانہ ویران کردی
از [illegible] غارت جان کردی
ہر گوہر قیمتی کہ آمد بجہاں
بردی و [illegible] خاک پنہان کردی

حکیم [illegible] ہر چند کہ حفاظت جان کے [illegible] تھے
لیکن بی صاحبہ کے بے پناہ وار کے آگے انکی پیش
نہ جاتی تھی۔ ایک نہ ایک دن خود [illegible]
کو بھی موت کی آغوش [illegible] حسرت [illegible]
پڑتا تھا۔ لاکھ لاکھ تدبیریں عمل میں لائی گئیں مگر
ان کا نتیجہ حصول [illegible] کی طرح ہمیشہ ناکامی کے
سوا کچھ نہ نکلا۔ اور مجبوراً یہی کہنا پڑا کہ

قضا پر بھی قبضہ چلا ہے کسی کا

اگلے زمانہ میں روح اللہ یعنی حضرت مسیح یہ معجزہ
ضرور دکھایا کرتے تھے کہ مردے کو اپنی ٹھوکر سے
زندہ کر دیتے تھے۔ انکے بعد کی نوع کی نسل ہمیشہ
سے محروم ہو گئی لیکن وہ نایاب تھی کہ ہر وطن
کا انسانی [illegible] کا حیات بخش درشتہ سے کہیں نہیں مل
سکے حصول کے لیے وہ قدرت سے جنگ
کرے گی۔ اور [illegible] فضیلت نہیں [illegible]
باپ کی [illegible] ضروری ہے۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی سعادت مند اولاد نے
سائنس کے آلات کی مدد سے قدرت کے بھید تک پہنچ
پانے کے لیے سرگرمی کے ساتھ کوششیں شروع کر دیں
اور صدیوں کی محنتوں کے بعد وہ بھی اب بفضلہ
قم باذنی ... قم باذن اللہ کہنے کے
قابل ہو گئی۔ چنانچہ [illegible]
کے ایک ہسپتال میں کسی ڈاکٹر نے ایک مینڈک
کے جسم سے کئی اعضا کاٹ کے علیحدہ کر دیے اور
جب دیگر ڈاکٹروں نے تسلیم کر لیا کہ مینڈک مر گیا
تو اس ڈاکٹر نے جس نے مینڈک کے اعضا قطع
کر دیے تھے مینڈک کے مردہ جسم میں برقی
رو داخل کر دی۔ نتیجہ یہ ہوا کہ مینڈک میں جان
آ گئی اور وہ تڑپنے لگا۔ اسی طرح جرمنی کے
ایک سیاہ فام ڈاکٹر نے بندر کے گلے پر چھری
پھیر کے اسے مار ڈالا اور نصف گھنٹہ کے بعد
ایک دوا پچکاری کے ذریعہ اسکے اعصاب
میں داخل کی۔ چند ہی منٹ گزرے تھے کہ بندر
کا دل حرکت کرنے لگا۔ خون گرم ہوا اور
اسکی نبضیں چلنے لگیں اور بندر اٹھ کے
بھاگنے لگا۔ واقعات مندرجہ کے مانند لندن
کے حیوان خانہ میں بھی امسال [illegible]
کر ایک ڈاکٹر نے قید حیات سے آزاد کر کے
اسکی روح کو پھر قفس عنصری میں مقید
کر دیا۔ شاباش مسیحا
ایں کار از تو آید و مرداں چنیں کنند

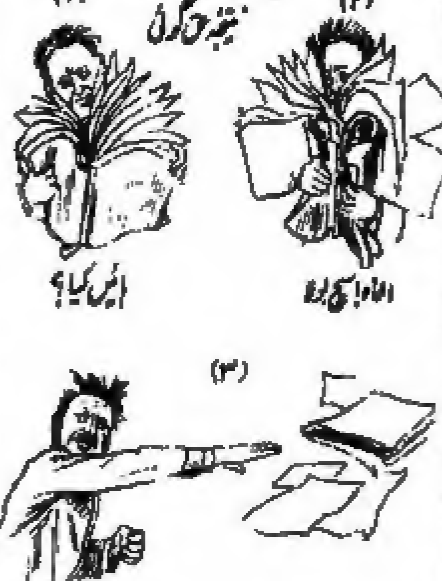
کہتے ہیں کہ اب برقی آپریشن سے کوئی ایسی دوا
تیار کی جا رہی ہے کہ جسکے استعمال سے موت دور ہو
جائے گی اور عنقریب جانشینان [illegible] اعلان
کر دیں گے کہ

مردوں [illegible] مسیحا ... سارا ...

اس قسم کے معجزات و مکاشفات کا اظہار کرتے ہوئے
ہیں اگر آئندہ کوئی انھیں ناخلف بتائے تو یہ
اسکی سمجھ کا قصور ہو گا۔ حقیقت یہ ہے کہ تھوڑے
ہی عرصہ میں بیٹے کی اولاد باپ یعنی خدا سے
برابری کرنے لگے گی۔

مستقبل بعید میں اسی طرح مرنے کے بعد ... چند
منٹ میں لا [illegible] کمال زندگی
کے پیچھے پڑ رہی ہے۔
بہر حال عمل و رد عمل کا یہ انقلاب انگیز سلسلہ
دنیا تک [illegible] جاری رہے گا اور آپ کی نسلیں
کسی کو مرتے ہوئے دیکھ کے یوں متعجب ہوں گی جیسے
کہ بالفعل ہم سب کسی مردہ کے زندہ ہو جانے کی
خبر سے متعجب ہوتے ہیں۔
ساحر شیر سنگھ [illegible] ضلع [illegible] آباد

پانچ پیارے صاحب [illegible]
نتیجہ کی گرمی



اے تو یہ سزا ہے دوزخ

دی کمال اللہ یا مفلس الفراغ کانفرنس
منعقدہ عالم خیال

یاران عزیز! ایں جانب بہت زمانے سے
ایک عجیب و غریب کانفرنس جمع کرنے کی ادھیڑ بن
میں مبتلا تھے۔ خدا کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ آخر
عالم رویا میں اسکا انعقاد ہو گیا۔ چٹ منگنی
پٹ بیاہ۔ کانفرنس کی کارروائی حوالہ قلم
راقم ہے۔ صاحبان ذہن مستقیم و طبع سلیم کو [illegible]
[illegible] ضرورت نہیں کیا معنی کہ
کانفرنس میں [illegible] ایک فرد بلایا گیا نہ شریک
ہوا۔ کوئی شخص شریک ہونا چاہتا تو [illegible]
کے ساتھ باہر کیا جاتا اور وہی گت بنتی
جو شیخ صاحب کی محفل رنداں میں [illegible]
کے [illegible] جرم [illegible] ناصح کی [illegible]
میں مردہ [illegible] دن [illegible] کی
میں۔ [illegible] کی بندر کے ہاتھ میں۔ ناک والوں کی
نکٹوں میں۔ [illegible] کانوں میں۔ [illegible]
الغرض فی المقصود [illegible]
کیا دیکھتا ہوں کہ [illegible] اور [illegible]
ہال ہے اور اتنے آدمی وہاں بیٹھے ہیں کہ تل
رکھنے کی جگہ نہیں بس یوں سمجھیے کہ سانس باہر
نکل نہیں سکتی سینے کے اندر ہی اندر گھٹ جاتی ہے
صدر میں ایک بہت [illegible]
[illegible] مسند پر ایک [illegible]

مسیح کو صرف مردوں کو جلانے تک ہی قوت
کی نسل اب مرنے کے جھنجھٹوں کو بالکل رفع کر کے
زندہ رکھنے کی قابلیت کے متعلق اس شعر کا مطلب
قرار واقعی صادق کر دکھائے گی کہ
درد سر کے واسطے صندل لگانا ہے مفید
اسکا گھسنا اور لگانا درد سر یہ بھی تو ہے
یقین ہے کہ آئندہ ہم لوگ جینے سے تنگ آ جائیں گے
[illegible] ڈاکٹروں کو کوئی نسخہ خاتمہ زندگی
تجویز کرنا پڑے گا۔ کیونکہ موت [illegible]
[illegible] مرنا ایک [illegible] بات ہے

کشمیری لذت النساء بالتصویر
[illegible]
۲۵ منٹ میں [illegible]
[illegible]

تنباکو سے [illegible] طلب فرمایئے

[redacted]

حلقۂ ادب پیدا نہایت منزہ اور مسرت حاصل تو بیٹھا ہوا چاروں طرف اسی طرح رنگ رہا ہے جیسے اس کانفرنس کے تمام شرکاء اسی کیفیتوں کی اطلاع ہے۔ اس اثنا میں مجمع نے مل چاہا کہ جلسہ کی کارروائی شروع کی جائے پس اتفاق سے صدر [illegible] صاحب اٹھ کھڑے ہوئے اور فرمانے لگے۔

حاضرین جلسہ میں اپنی ذات کو صدارت کی عزت کے لیے پیش کروں تو کسے ہنسی ہو گی کہ خود مجھے اپنی علمی صلاحیت صدارت میں کس قدر [illegible] ہے اور اگر کوئی اس عہدہ پر [illegible] کو [illegible] وجہ سے بے باک کرے تو مجھے گراں ہے استغنا کلی میں [illegible] سے گستاخی کی اثنا میں صدر ہوں اور صدر اس ارض [illegible] پر تیر ہوں گا۔ آہ میرا جگر چاک ہے [illegible] ایک نالہ ہے ناگفتہ۔ ایک آواز جلیل ہے [illegible]۔ جب میں [illegible] کی سرگشت میں [illegible] تو قلم [illegible] کی تصنیفوں کی نقل کرتا ہوں تو اپنے اندر ایک مسرت محسوس کرتا ہوں [illegible]۔ ایک [illegible] ہوں [illegible]۔ جب [illegible] میں [illegible] پیدا [illegible] کی طرح [illegible] کی بجلی [illegible] کے ساتھ داخل ہوتا ہے تو [illegible] ہوں ایک [illegible]۔ تمام دنیا کے [illegible] میری [illegible] ایک [illegible] اصل [illegible] ساحل [illegible]۔

مجمع کی طرف سے ایک شور [illegible] بلند ہوا اخباروں نے جلدی جلدی تقریر کے نوٹ لیے مگر تقریر کے آخری الفاظ کی صدائے بازگشت ابھی [illegible] نہ ہوئی تھی کہ ایک [illegible] کے پل کی طرف [illegible] اور کہنے لگا [illegible] کیا خطبات [illegible] ہوتے ہیں۔ اس مجمع کی [illegible] ہونے کے قابل ہیں۔ مگر لوگوں نے [illegible]

کی کچھ پتہ نہیں کی [illegible] کچھ [illegible] ایک عہد انجمن ترقی اردو کے سکریٹری صاحب نے اپنی رپورٹ شروع کی۔

حضرات! یہ انجمن اگرچہ نو عمر ہے مگر تھوڑی سی مدت میں اس نے جو کارنامے نمایاں کیے وہ منظر [illegible] سے زبان میں مثلاً قدیم شعراء اور [illegible] اور [illegible] زبان کی اصلاح۔ محاورات کے ضبط و انضباط وغیرہ [illegible] میں [illegible] اور مناسب یا غیر مستعمل الفاظ سے مشق کی [illegible] بالکل غذا [illegible] کر دی گئی ہے [illegible] اور [illegible] ان کے تصانیف و نتائج [illegible] مضامین [illegible] کے خارج کیے۔ ایک [illegible] کی [illegible] جیسی [illegible] کے کلام سمجھنے کی تمیز نہیں۔ [illegible] کی نوعیت بالکل [illegible] میں ایک [illegible] کا [illegible] ایک اخلاقی ناصح [illegible] جس شعر میں [illegible] کا ذکر تھا [illegible] مبالغہ آمیز [illegible] ہونے کا الزام [illegible] تشبیہ و استعارہ [illegible] کے ساتھ [illegible] دوسرے [illegible] کیا۔ اس طریب کا [illegible] شریفانہ حملہ سے محفوظ نہ رہا۔ [illegible] شاعری اور شاعری کا [illegible] کرنے کی مجال نہ تھی ان کا جواب دینے کی قابلیت کہاں؟ مگر [illegible] صاف کر کے [illegible] کہ [illegible] تمام ہو جائے [illegible]؟

پچاس روپے نقد انعام
اور عاشق مزاجوں کو تحفہ

[illegible]

[illegible] آل انڈیا [illegible] اور [illegible] نمبر [illegible]

[illegible] سے میری [illegible] ذات [illegible] عادت [illegible] کی ہے۔

اس مجمل [illegible] گروہ کو [illegible] انجمن [illegible] خطاب نہیں [illegible]۔ لیکن جب [illegible] اپنے نام کی [illegible] میں عجیب و غریب الفاظ [illegible] پیشانی [illegible] نام قبول کر لیا [illegible] حیثیت میں کوئی دخل [illegible] ماں باپ کی [illegible] تھا۔ گھر میں [illegible] آوازیں [illegible] زبان کا [illegible] ایک [illegible] ہے مگر فصیح [illegible] کہلاتے ہیں۔ [illegible] کے خشادی [illegible] دنیا سے [illegible] کر [illegible] دوسرے [illegible] اور [illegible] والوں کو [illegible] جہاں [illegible] پہنچے [illegible]۔ مگر [illegible] زبان [illegible] انجمن تسلیم کرتی ہے [illegible] کرے گی [illegible] اگر [illegible] سکریٹری [illegible] وطن [illegible] لیاقت [illegible] کے [illegible] یہاں ایک [illegible]

سمن لیغرض انفصال مقدمہ

مقدمہ نمبر ۹ [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] دستخط حاکم [illegible]

[illegible]



ایک خیالی خلوت خانہ

سر سائیمن:۔ اس گندے پانی سے منہ دھونا بہت مشکل ہے۔ ناک سڑ گئی۔ چھ! ۔ اے چھ! ۔ اے چھ!

ونسٹرٹن:۔ اجی گھبرائیے نہیں۔ اسی میں تھوڑا سا پرمینگنٹ آف پوٹاش۔ کا ایک اسپیشل ملا دیجئے۔ بس یہی کام کا ہو جائے گا۔

کو اردو زبان سے قطع کریں جو کہ ہندوستان کی مشترکہ زبان کی حیثیت سے تعلیم ہو سکتی ہے کے قابل ہو جائیں گے۔

مہر سعدی جدید میں سکھو بیر گمان
بازوۓ تقریر و بیت ہے ۔ سان بیان
نکتہ ۔ خدا بخشے بخیت ساحری
عبدالقادر نے تو چھپی سعدی

ہم معذور ہیں کہ ان سے کچھ بھی پسند نہیں کرتے علاوہ کس ان میں لطافت علم کا حصہ بہت زیادہ ہے حاضر ہیں اور اگر ہیں ان ۔ سادہ گوئی کی تمام تر شانستہ صورتوں پر توجہ فرمائیں اب ان میں کا ہر ایک کم از کم علامہ ہے۔

علامہ نسیم الملک و الدین صورت کش فطرت بیزار جذبات ۔ سالار سخن مسعود مصحفی علامہ ابو البیان بانگروی ۔ امام الشعراء محی الدین علامہ جامعہ روح جذبات ۔ اکمل الشعراء علامہ سعدالدین جگراوی ابن فضل علامہ سید السید خان خلاق جذبات آتش سروش ۔ علامہ ابو الفیض حبیب اللہ الساسی کلید جذبات ۔ بہر سخن علامہ مظفر حسین الفاروقی اکبر لکھنوی ۔ سالار المعانی مشتاق سخن ابو سرمد الجھنگی الذلی سے

تیاس کن زگلستان من بہار مرا

زبانہ کو یہ کیجے جو پرانا یاد تخلص بھی خوش بیجے۔ خاسی ۔ داغ ۔ تاشی ۔ پاسی ۔ باسی ۔ فراق پیلا گرانہ ۔ اور اس کے ساتھ وطن کی نسبت یوں لگا دیجے خراسی بنگلوری ۔ داغ گرگانی ۔ پاسی گنگوہی ۔ باسی بنشاوی میں تمیز نہیں چھپے یا اسعار یا خانوادہ کا درجہ بھی اس طرح سانقیہ ہیت کا جزو اعظم ہے ۔ سید اقلیم سخن کے تاجدار ہیں اور دوسری زبان اور اس کے علاوہ با ہم پر جو سبقت حاصل کرتے کے لیے اہل زبان کی تقلید کی حاجت انھیں ہرگز نہیں زبان غیر پر صرف اگر ہم غیر اہل زبان کی ساخت کرنا ممکن ہے گر وہ ارادہ کریں تو فارسی زبان کو بچا کر دیوان جیسی عکس دیکھیں تو میں مثلاً اس طرح نو رنگ انگیز انشعار ختم کرنے والا قلم و کلمات کے ساتھ عربی کے ترجمہ حقیقی بات کا اتفاق اور دیگر

شعر اور کا حق انھیں خوش خوش پرانی بولی کی جگہ پر [illegible] ہے ۔ یہی مجمع اس قسم کی ضمانت موجود ہے

دیکھو ربط خوش دو رونے کا برس
افراط نادر میں کا پیوں طعیعوں بر بس

دلاصل یہ بیں معرفت در بیانات اور وقت ہزاروں میں ڈکوں علامہ انجمن ہوتا کے ذریعہ آسمان شعرو شاعری کا ہر شل نیز نمود چمک رہے ہیں ۔ باقی آپ خود واقف

خیال سخن

تنظیم الحیات

۱۰ کا نزی آٹ جو سن وقت کا منظوم اور ترتیب بغرض نقد مانعا رسن ومتیع موصول ہوا۔

جن حضرات کو شعراۓ گذشتہ سے خواہ مخواہ عداوت ہو وہ تو یہی تحسین کرسکتے انھیں اپنی دشمنی کی آگ میں راستہ بلستہ مبارک ۔ ہم سے بکنے میں اور جو چاہیں ۔ مگر اکثر عقلا کا یہ خیال صحت سے خالی نہ تھا کہ زیادہ تر یہاں کے شعرا غزل گوئی پر وقت عزیز صرف کرتے ہیں وہ نئی نئی غزل گوئی اور عشق پر بسر نہیں ہو سکتی ۔ اگلے شعرا نے اصلاح اخلاق پر بھی ہمت صرف کی تھی ۔ اور مذہب کی اشاعت میں بھی شاعری سے کام لیا تھا ۔ پس انھیں اپنے بچوں کے درستی اطوار معاشرت کا فرض بھی ادا کرنا چاہیے ۔ بات معقول ہے مگر یہ کوئی آسان کام نہیں سچ ہے کہ یہاں شاعر لوگ کا ورد یا کلمہ ہوا ہے کوئی کوئی شاعر نظر آتے ہیں لیکن سو سب بھائی سے بول چال کی لطافت کے علاوہ علوم کی طرف سے بالکل کورے ہیں ۔ اگلی قریب ۱۹۱۵ء میں اور میں نے تجیع ۔ مکسونجی کی جوہ کے عنوان سے عمل کھول کے کر دیکھا تعلیم کوئی آسان چیز نہیں ان غریبوں کو اپنی جہالت سے ہتقادہ کا ذریعہ معلوم نہیں ہے جانی بوجھی بات میں ذکر دیتے اور تے ہیں دوسروں کو معلوم ہے وہ اپنی

جہالت کی تجارت سے خاطر خواہ نفع کماتے ہیں وہی مثل ہے جو بدوں نے مولوی بیکاریوں نے نجیبی پائی ہے

شکر ہے کہ یہاں کے ذی علم طبقہ اب اس طرف متوجہ ہو گئے ہیں ۔ اگر یہ سلسلہ قائم ہو گیا تو امید ہے کہ اہل انصاف اپنے اعتراض عدم شعور واپس لے لیں گے ۔

فی الواقع ہمارے شہر کے مشہور سخن سنج مولانا حسن علی صاحب حقی نے تنظیم الحیات کی اشاعت و اعانت سے اس وقتی اعتراض کو برطرف کر دیا ہے ۔ مثنوی کے فرد پر ایک نہایت عمدہ نظم اس قابل ہے کہ طلاب کے نصاب درس میں رکھی جائے اور قابل سیاست و زبان نامناسب بھی اصلاح کے اوقات ہیں محاسن اخلاق کا درس اس کے مطالعہ سے نیز زبان اور نظم کی متانت کا ذکر بیکار ہے مولانا کی گمنام باذوق طبیعت ذہین ہیں انھوں نے ہر ایک صنف شاعری میں اپنے کمال کا ادرا سخنوروں سے منوالیا ہے ۔ صرف قصیدہ ۔ غزل ۔ مثنوی وغیرہ اور دوسری ہی نہیں ۔ قومی اصلاح کے موضوع پر بھی انھوں نے جب قلم اٹھایا تو دوسروں سے ممتاز نظر آئے ۔ اگر سرشتہ تعلیم کے متعددا فراد منتخب کریں تو یقیناً یہ کتاب ضرور مقبول ہوگی تقطیع ۲۰×۳۰ ہے لکھے لکھے حروف میں عمدہ سفید کاغذ چھپی ہے کہ ذ امروز آسانی کے ساتھ پڑھ سکے ۔ ۸۰ صفحوں میں اور دو روپے قیمت ہے ۔ ادبی پریس لاکل روڈ یا خود جناب مصنف سے (ہندوستان محلہ گنج لکھنؤ) مل سکتی ہے ۔

مولانا منج کی نوٹ بک

صبر و شکر

ایک میاں تھے بد صورت اور ان کی بی بی تھیں قبول صورت بہنیں کے چند سے احباب جو حیثیت اتفاق سے ایک روز دونوں ساتھ مل کے ازلی جلوز بیجے آئینہ کے سامنے کھڑے ہوئے تو کچھ

اور ہمیرن کا جوڑ بھی کوئی جوڑ ہے۔ بی بی اپنے شوہر کو چار سطر میں گُھستے دیکھا تو خدا کی رضا پر شکر کیا۔ بولیں: "خیر اور کچھ نہیں تو خدا کا ساتھ ہی سہی بشر کے لیے یہی بہت ہے۔" میاں نے تعجب ہو کے پوچھا۔

"کیا کہا؟"

بی بی: "کچھ نہیں، کلام پاک میں ہے خدا صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔ شکر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔"

میاں: "تو پھر؟"

بی بی: "پھر یہ کہ میری تو سمجھ میں تم شکر کرو اور تمہاری سمجھ میں یہ میں صبر کرتی ہوں۔ مجھے اور تمہیں دونوں کو اللہ جنت نصیب کرے۔"

ادارہ ہیرا کی اشاعت میں محترم ساحر لدھیانوی جیسے شعرائے وقت کی تحسین پہ چھپے کا رنامہ ہے۔ ظرافت سے ہم واقف نہیں گزرتے ہیں عمل سے یہ جملہ لکھا ہے۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ زیادہ خاطر ان کے ساتھ آخر شاعری میں چلی گئی اور مظہر ظرافت اپنا ہی ہماری اور وہ بچے کے ساتھ وہ بھی بے شاکی کا نام کر رہی ہے۔

بھائی ایسے ہم ہو آئینہ تمہیں تو صبر کی تحریر کرنا کچھ بے شک کی مگر ظرافت میں حسن و تیغ کی صورت پیدا بھی ممکن ہے اور وہ بیچ اپنی ظرافت اور اپنے بے مثل وہ بے نظیر اسلام کی ظرافت بھائی کر کے کمال کی قدر یہی ہے کہ دوسرے کا اول عقل عورت کی نگاہ سے دیکھیں جو حل فکر ہے۔ خالی یہی نہیں بلکہ حضرت ہی ظرفا کے کتابی ہے محروم ہو جاتا ہمیں جنکی عبارت کا حسن فکر، حضری یا دو ادانی کے حکم آنا ریال ہر اخلاقی پاکیزہ گفتگو ہی رہے۔ سیاست یا اصلاح معاشرت کے اعتبار سے وجود لفظی رکھتی ہے جمل فکر ہے جو بڑے بول بولنے اور نگاہ ہی سے کام لیتے والے کی ایسی نہیں ہم خدا کے دیے ہوئے انعام کا یہ جب وہ ابھی تو ایک مختصر الفاظ میں اظہار کرتے ہیں کبھی زحمت ہو تو دوسرے کی صحت زنگھر پر غور کرو۔ ...... سنے پہلے تمام تر ان کی زبان کیا تھی۔ اور ادا سے کیا کام کوئی دو سال ہو جو چار پانچ جس نے اشکال کے ساتھ جملہ اظہار ان کی خدمت کیا ہے

اور مقالہ نگاروں کے حسب حال ان کے مقالے کیا خواہ ادب میں ہو یا جب ہمت شکست کر کے اس نے پھیلائی تو ہیں کچھ لئے ہیں اس تحسین کے نتائج کا اعلان کیا ہے۔ جس نے نہ یہی ظرافت کا شائبہ اپنی تحریروں میں اپنے وہ وا حضرت نے ظرافت کے پاسے کے قدم بہاور نکالا ہو اور جو ادو قائلی نمبر اور محترمہ حسن لطیف کی آہیزش ظرافت میں نہ کی ہو۔ نہ آن کی لطیفی سے اپنی عبارت کو بچایا ہو۔ نہ ترتیب میں چوری کیا ہو۔ اور سے ہی قوم سن بیچ ہو بہت سے مستثنیات ہم خود پیدا کر سکتے ہیں۔

اس یا مروں کی خاطر سے جو لوگ اور وہ بچے کو فراہم کے رجسٹر میں ازدواجی عقد وہ نہیں کرتے ہیں یہ تائید کی نوشی ذائی پر صبر کرو۔

جبل اور تعصب یا تغافل اور جفا ہی ہے تو قابل صبر ہے نہیں؟ - حال کے نقیبوں کی انتہا ماردی دکھی بھالی پڑی ہے۔ ادراک ماخوذ ہے۔ ادراک سے زیادہ ہی قابل ادراک ہے۔ مگر بری کس قدر حیث دست ہی صحیح ہے اور ذوق ہر کس قدر صرف تعلیم تک۔

* * *

میم صاحب کی گائے

"ادھر موں ہے تو ادھر دیکھیے"

ایک تھیں میم صاحب انھوں نے ایک گائے پالی اسے گھر کی طرح رکھا سائی اور عمدہ چارے کا انتظام کیا گیا مگر وہ بدمزاج اور بے دودھ کی ہوتی گئی۔ بیچاری کی پیٹ میں کب ہو تھینی تھی آنے کے نام ادھر صاحب چٹ کر جاتے تھے۔ آخر ایک روز میم صاحب نے جھلا کے کہا: "سول ایہر کیا بات؟ گائے سب سے دیکھ عمدہ معلوم ہوتا ہے؟"

ادھر کہا "حضور آپ تو اس عجل کی بات دیکھتی ہیں جو بڑا ہے۔ پیٹ دیکھیے بیچارے سے اپنا ہے"

لیڈی برطانیہ نے بھی گائے پالی ہے یا لوانتظام دیسی امیروں کے سپرد کیا جنھوں نے دودھ ہی بیچ لیا اور چارے کے دام بھی ہڑپ کر گئے لیڈی صاحب کی زبان سے اب اس کا نام نکلتا ہے

سکہ کا گلی کوچے کوچے کر کے تو جو خاک بیچ ہے کیسی ادا کا صاحب نے ایسی ہی کہ پورا مشترکہ پھر ہی سو اور دیکھیے کیسی رنجش ہوا بیج کا مقدر اور یہ اس کا وارثِ عظیم ہے بازار میں کی دولت نکالا جا رہی ہے۔ سکہ کا اسٹرلنگ کا ذکر ہو کر آج ہمارے اور گلی کسی دور ہے ہیں۔ الٹ کیک ہو ہے۔ بہت ہی ہوا ہے۔ اسکی ہی ہو۔ تو گویا کہ جو لوگ گئے ہیں برطانیہ کی ہمارے ہندوستان کو رشتیاں وہ ہم ہی ہیں ہندوستان کی آمدنی ہماری تجارت کی دولت لگ گئی ہے۔ خاطر بیچ کر اسے ہر پیٹ بھرے...... سے ذرا جا ہے تو کہیں جا سکتا صنعت اور تجارت کے ایک نہیں وہ سمجھتے ہیں کہ ایک اتنا شیلنگ روپی باہر سے آیا اور اس کی قیمت اس بار ہی گئی دوسرے سال اس کی تعداد دوگنا ہندوستان کو ہندوستانیوں ہی کے مال سے وقت کا حق دو۔ پہلے سال قرض لیجیے ایک تو دوسرے سال دو۔ دو کا صدقہ بہ نسبت ایک کے دونا ضرور ہے مگر حقیقت اس سے نقصان کے خانہ میں رکھنا چاہیے۔ کیا سبق کرے

دل گیا ہاتھ سے لوگوں نے کہا دل آیا

پھر چاندی اور سکہ کا ایسا ہی قابل لحاظ ہے ایک کو دور سے دوسرے کو ملی ہو کس کی قیمت دونوں یا ہمارا رنگ یا امیروں کا مال ہیں۔ ہندوستانیوں کی اوسط آمدنی فی نفر تیس روپیہ سالانہ ہے اور اہل انگلستان کی آمدنی فی کس تیس روپیہ سالانہ نہ یا ہیں کہ ہندوستانی ہو کر بھی ہو اور انگریزی کا ہم رتی بیا سنگی چیلی لگاتے۔ وہ ساہ رہتے ہیں وہ اٹھتے کرتے ہیں۔ اگر لیڈی صاحب نے مرتے اور ڈنڈ لینے کے بچانے کی عینک اتنے ہیں نہ نہیں بھی جانے کے لیے جا رہا ہے گا۔ نتیجہ یہ کہ...... وہ مرحوم

التماس ہیڈ - دوسروں کی طرح ہمارے ظریف صاحب کو خبر یاد ہے یہ خبر یاد پیدا کرنے کا کام ہو گیا ہیں۔ کیا سنی کی ہمارے ظریف شاعر ذوق کی تحسین ہیں ادا کر نہیں سکے گے کیسے ہی نہ حضرات ہے؟

مشہور عالم دواخانہ معدن الادویہ تیار کردہ تیر بہدف ادویہ

طلائے ...

[illegible]

قیمت فی بکس

اکسیر ... خاص الخاص

[illegible]

فی بوتل پانچ روپیہ

طلائے ...

[illegible]

قیمت فی شیشی

آٹھ روپیہ

حب یاقوت مقوی و ممسک

[illegible]

قیمت فی بکس ۴۰ خوراک

محصول ڈاک پانچ روپیہ

ہر قسم کا طبی مشورہ دواخانہ معدن الادویہ ... سے مفت حاصل ہو سکتا ہے صرف جوابی ٹکٹ درکار ہے۔

فرمائش کے وقت اخبار کا حوالہ ضرور دیجیے۔ دواخانہ معدن الادویہ ... لکھنؤ

فہرست کلاں مفت طلب فرمائیے

نایاب اور بیش بہا تحفہ

[illegible]

المشتہر حکیم سید ... گیا (بہار)

سچا ہمدم و دلی دوست

[illegible]

... مہک تیل

[illegible]

مجلدات ...

[illegible]

... کی تیار کردہ ادویہ

گورنمنٹ سے رجسٹرڈ

[illegible]

اپنے شہر کے دوافروشوں سے طلب کرو

سول ایجنٹ برائے دہلی پنجاب — بال بہار آفس چاندنی چوک دہلی

سول ایجنٹ ... لکھنؤ

اودھ پنچ لکھنؤ

[illegible]

شاعری جزویست از پیغمبری

[illegible]

منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

غذائے روحانی

معارف النغمات

یعنی

وہ بے نظیر کتاب جس نے سچ مچ ہوا میں گرہ لگا دی

اور

ایک گراموفون کی طرح سروں کے محفوظ رکھنے بلکہ گلے کے جملہ حرکات کاغذ پر لکھ لینے کے قواعد سکھائے

یہ ایک مشہور و معروف کتاب ہے

اس کے حصہ اول کے تین ایڈیشن شائع ہو چکے اور جاننے والے جانتے ہیں کہ تا حال موسیقی کے جزو علمی پر اس سے بہتر کتاب شائع نہیں ہوئی اب اسی کتاب کے

حصہ دوم میں مصنف نے

اساتذۂ فن کے علم سینہ

کو

علم سفینہ بنایا ہے

سیاحت ظریف

یعنی

منشی سید مقبول حسین صاحب ظریف لکھنوی کا

منظوم سفرنامہ عراق

[illegible]

المشتہر منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

شرائط ایجنسی

[illegible]

منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

یعنی

تان سین کے عہد سے لے کے زمانہ حال تک صدہا اساتذۂ فن کی گائکی اور انکے گلے سے نقل کی ہوئی دھرپد اور ہوری کا نقشہ کتاب پر کھینچ دیا ہے

اُستاد محمد علی خان

میاں تان سین کے آخری یادگار تھے صدہا راگ کی دھرپد اور ہوریاں اس کتاب میں اُنسے نقل کی گئی ہیں لطف یہ کہ اگر آپ سُر گلے سے ادا کرنے پر قادر ہیں تو کتاب کے بموجب سمجھ لینے کے بعد [illegible] نہایت آسانی سے [illegible] یا ستار [illegible] سے کام نکال سکتے ہیں انکے علاوہ دیگر مشاہیر کا سرمایہ نازش بھی آپ کو اس کتاب میں ملیگا۔ فی الحقیقت مصنف نے لاکھوں روپیہ صرف کیا اور ایک عمر کی محنت کام لیکے اس کتاب کو مرتب کیا ہے۔ حصہ دوم نہایت مقبول ہوا تمام ہندوستان کے استادوں کا سرمایہ ناز اسمیں موجود ہے۔ قیمت پانچ روپیہ

حصہ اول کی [illegible] فی جلد۔ محصول ڈاک بہر حال ذمہ خریدار۔

المشتہر: منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

لطف حیوۃ کے استعمال کا بہترین زمانہ موسم سرما ہے۔ صفحہ ۱۰ اور ۱۱ کے درمیان لیٹی پر اشتہار ملاحظہ ہو۔